## مال حرام کا مصرف

س : "رسائل و مسائل" کے تحت زیر عنوان "زکوٰۃ سے آئی کیمپ کا انعقاد" (اپریل ۲۰۰۰ء) آپ نے لکھا ہے کہ ناجائز مال کا صدقہ کرنے سے ثواب نہیں ملتا لیکن آدمی گناہ سے بچ جاتا ہے۔ اس ضمن میں درج ذیل سوالوں کی وضاحت فرما دیں:

۱- رشوت کے مال سے اگر ایک آدمی مسجد تعمیر کرتا ہے تو کیا وہ گناہ سے بچ جائے گا؟

۲- اگر وہ ناجائز مال جہادی تنظیموں کے فنڈ میں جمع کرائے تو کیا گناہ سے بچ جائے گا؟

۳- کیا مال دار لوگوں سے رشوت لے کر غریبوں اور فقرا میں تقسیم کرنا جائز ہے؟

۴- کیا ایک نیک کام کے لیے ورائٹی شو یا شام موسیقی منعقد کرانا جائز ہے؟

ج : مال حرام کا اصل حکم یہ ہے کہ جس آدمی سے لیا ہو، اسے واپس کرے۔ واپس کرنا ممکن نہ ہو تو پھر اس کا مصرف فقرا و مساکین ہیں۔ رشوت جس آدمی سے لی ہو، سود جس آدمی سے لیا ہو، جوئے سے جس آدمی کا مال لوٹا ہو، یہ اموال انھیں واپس کرنا چاہییں۔ اگر انھیں واپس کر دیا تو لینے کا گناہ ختم ہو جائے گا۔ اگر انھیں واپس نہ کیا اور معلوم بھی نہ ہو کہ کتنے لوگ اور کہاں کہاں کے لوگ ہیں جن کا مال لوٹا گیا ہے تو ایسی صورت میں اگر مال فقرا و مساکین میں تقسیم کر دیا جائے تو خود استعمال کرنے کا جو گناہ ہے، وہ ختم ہو جائے گا۔ نیت یہ کی جائے کہ یہ مال جن مستحقین کا لوٹا ہے، ان کی طرف سے ہے۔ ایسی صورت میں فقرا و مساکین مستحقین کے نائب کی حیثیت سے اس مال کو وصول کریں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف سے مال قبول کر لیا تو توبہ اور مال کو مستحقین کی طرف سے تقسیم کرنے کی وجہ سے رشوت لینے کا گناہ بھی ختم ہو جائے گا۔ اور اگر مستحقین کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے قبول نہ کیا تو پھر گناہ ختم نہ ہوگا لیکن اس میں کمی آجائے گی۔ خود کھاتا تو گناہ زیادہ ہوتا، فقرا کو دے دیا تو گناہ کم ہو گیا۔

رشوت کے مال سے مسجد تعمیر کرنا، جہادی تنظیموں کے فنڈ میں جمع کروانا ناجائز ہے۔ اگر اس نیت سے رشوت لیتا ہے تو دہرا گناہ ہوگا، ایک حرام لینے کا، دوسرا اس سے مسجد تعمیر کرنے کی نیت کرنے اور جہاد میں خرچ کرنے کا۔ غریبوں میں تقسیم کرنے کی نیت سے رشوت لینا ناجائز ہے۔ نیک کام کے لیے حرام طریقوں سے مال حاصل کرنا بھی دہرا گناہ ہے، ایک حرام کمائی کا اور دوسرا نیک کام میں خرچ کرنے کا (مولانا عبدالمالک)۔

---

اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ (ادارہ)